دل کی بات

قارئین کرام ہم آپ سے ایک ماہ بعد اپنی بات کہہ پاتے ہیں جبکہ ایک ماہ میں وہ کچھ ہو جاتا ہے جسے ہم شمار بھی نہیں کر سکتے۔ وسائل کی کمی اور قومی اخبارات کا "ظالمانہ رویہ" ہمارے راستے کا سب سے وزنی پتھر ہے جسے ہم ہٹا نہیں سکتے مگر اپنی ماہانہ "ضرب کلیم" سے ایک تاثر دے سکتے ہیں اللہ کی غیبی نصرت اگر ہمارے شامل حال رہی اور ہماری یہ کمزور محنت کا تسلسل قائم رہا تو بہار آئے گی بے اختیار آئے گی۔

مولانا ایثار القاسمی رحمہ اللہ

جنوری کا شمارہ چھپ چکا تھا کہ جھنگ میں سبائی سازش مولانا ایثار القاسمی کو اپنا لقمہ تر بنا چکی تھی قضاء قدر کے فیصلوں کو تبدیل کرنا ہرچند کسی کے بس میں نہیں مگر ملک میں ہونے والے سبائیوں کے اعمال خبیثہ کا جائزہ تو لیا جا سکتا ہے ان کا احاطہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

ضلعی و صوبائی حکام اگر اپنی چرب زدہ آنکھیں کھول کے رکھیں تو ان موذیوں کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ضلعی انتظامیہ پہلے ہی مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے سلسلہ میں مورد الزام ہے اور اب دوسرا قتل کیا انتظامیہ اب بھی اپنی غفلت بے پروائی اور روایتی جانب داری کی کوئی تاویل کر سکتی ہے؟ یہ بات تو ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پنجاب بھر کی انتظامیہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے زیر اثر ہے اور جاگیرداروں میں اکثریت سبائیوں کی ہے جو بھیڑ کی چوری سے لیکر انسانوں کو اپنی راہ سے ہٹانے تک کے تمام مراحل باسانی طے کر جاتے ہیں جدید دور میں ریموٹ کنٹرول بھی انہی رئیسان پنجاب کے قبضہ میں ہے جو ۱۸۵۷ء کے ذلہ رباؤں کے مکروہ وارث ہیں بلکہ نقش ثانی نقش اول سے بدتر اور بھیانک ہے۔ مولانا ایثار قاسمی کا قتل یا مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل ایک ہی سلسلہ کی کڑی ہے اس اٹل حقیقت کے سامنے ایک ہزار تاویل بھی غلط ہے حکومت اپنا فرض پہچانے اور اس پر پوری قوت سے عمل کرے ایک ہی مسلک کے علماء کا یہ ساتواں قتل ہے آخر کیوں؟ مسلک اہل سنت کے لوگوں کا وہ کونسا گناہ ہے جس کی پاداش قتل ہے! انا للہ وانا الیہ راجعون

حکومت کو اپنی پوزیشن واضح کرنا ہوگی ورنہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ حکومت میں گھسے ہوئے سبائی درندے اس سارے دھندے کا مرکزی کردار ہیں!

خلیج:

پوری دنیا میں مسلمانوں کے دعوت و ارشاد کے ادارے ہوں یا حرکت و جہاد کی تنظیمیں سعودی عرب واحد ملک ہے جس نے ان کی بے پناہ سرپرستی کی ہے۔ جس سے مسلمان دنیا بھر میں تبلیغ و جہاد کے اہم ذرائع سے یہودیوں اور نصرانیوں کے لئے توجہ کا مرکز بن گئے امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر اور نکسن دونوں اپنے کفر سے اس قدر مخلص ہیں کہ انہوں نے اس بڑھتے

ہوئے اسلامی رجحان اور میلانات پر موجودہ دنیا کے کفار کو نہ صرف یہ کہ خبردار کیا بلکہ برسوں پہلے سے اس اسلامی یلغار کو روکنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی شاہ فیصل کا قتل ' ضیاء الحق کا قتل اور سعودی عرب کے تمام سرحدی اہم شہروں میں فوجی چھاؤنیوں کا قیام فوجوں کی ضرورتوں کے لئے کئی کئی منزلہ عمارات کی تعمیر اسی منصوبہ بندی کا بنیادی حصہ ہیں اور اب خلیج کی جنگ اس یہودیانہ منصوبہ بندی کا خونخوار مظہر ہے سوال پیدا ہوتا ہے آخر یہ سب کچھ کیوں ؟ اس کا سیدھا سا جواب تو یہ ہے کہ کافر کتنا ہی لبرل اور معتدل کیوں نہ ہو جائے آخر وہ کافر ہے اور اسکی تمام نیک خواہشات اور تمنائیں کفار کی برتری کے لئے ہی وقف ہیں کافر کسی کا ہو مسلمانوں کی برتری بہرنوع اس کے لئے ناقابل قبول ہے ۔

کہا یہ جاتا ہے کہ جدید دور میں برتری کی بنیاد جدید ترین ٹیکنالوجی پر ہے جس کے پاس یہ دیو استبداد ہے وہ برتر ہے لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کی بلندیوں پر اڑنے کے لئے امّ الوسائل تیل ہے اور بدقسمتی سے پوری دنیا سے زیادہ تیل عربوں کے صحرا کی تہوں میں ہے اور یہی تیل جدید دور کا سب سے بڑا ہتھیار ہے ۔ فیصل مرحوم کو اسی ہتھیار کے استعمال کی سزا دی گئی اور اب بھی جنگ خلیج کی بنیادی وجہ خلیج کا تیل ہے صدام بھی اس حقیقت سے آشنا تھا اور یہ حقیقت شناسی ہی اسکی تباہی و ویرانی کا سبب بنی ہے عراق جب تک ایران کے خلاف لڑتا رہا امریکی لابی اس کی بھرپور امداد کرتی رہی عرب بھی اس کی دل کھول کے مدد کرتے رہے صدام نے اس مدد کو نعمت جانا اور اپنے مستقبل کی مضبوط منصوبہ بندی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خوب استعمال کیا لیکن صحراؤں سے آنے والی ہواؤں کی بو سونگھ کر صدام نے اپنا رخ موڑا اور طاقتوں کی ماں تیل پر قبضہ کی ٹھان لی اور کویت پر قبضہ کر لیا ہرچند یہ غلط ہے کسی صورت میں اس کی تائید نہیں کی جا سکتی لیکن اس حقیقت کو بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ تیل کے یہ جاگیردار اپنا کوئی مفاد نہیں رکھتے بلکہ یہ تمام تر امریکی مفادات کے " عیاش نگران " ہیں اور بس ۔

یہ بھی درست ہے کہ صدام اگر براہ راست اپنا رخ اسرائیل کیطرف موڑ دیتا تو بہت بہتر ہوتا لیکن ہر ملک کے اپنا حالات و تقاضے ہوتے ہیں جنہیں ہزاروں سینکڑوں میل دور رہ کر جدید دور میں بھی سمجھا نہیں جا سکتا لیکن ایک بات جو بار بار ہمارے دل و دماغ کو متاثر کرتی ہے وہ تیل کی طاقت پر قبضہ کی بات ہے امریکہ اپنی خوفناک بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل کیلئے بہرنوع تیل پر قبضہ چاہتا ہے سیاسی پالیسیوں پر تو اس کا قبضہ پہلے ہی تھا مگر ذاتی قبضہ کیلئے موجودہ صورت حال کی تشکیل اسی کی ابلیسی و خبیثی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہے شاہ فہد کا یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب میں بلانا کسی جواز کا حامل نہیں بلکہ براہ راست رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ہے اگرچہ بعض حلقوں کی رائے یہ ہے کہ امریکہ اپنے دوستوں کی مدد کرتا ہے اور کویت کو آزاد کرانے کیلئے اسے بلانے کا جواز یوں ہے کہ عراق کی فوجی قوت کے سامنے تمام عرب مل کر بھی نہیں ٹھہر سکتے لہٰذا امریکی بدمعاشوں کی سرزمین عرب میں آمد اس کی طاقت اور ٹیکنالوجی کیوجہ سے جائز ہے ! سلامتی کونسل کی جنگی " اجازت " اور ۳۰ سے زائد اتحادی فوجیں عراق کو کویت سے پسپائی پر مجبور کر دیں گی حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے کہ عراق فوجی کیمیائی اور ایٹمی طاقت کی طرف جس تیزی سے بڑھ رہا تھا امریکہ اس کو بھلا کیوں برداشت کرتا موجودہ جنگ امریکہ نے صرف اور صرف عراق کو ختم کرنے کیلئے شروع کی ہے اگر چند برس عراق یونہی رواں دواں سفر جاری رکھتا تو مستقبل قریب میں مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں کی تمام شکستوں (سیاسی و فوجی خلافت سے جنگ سویز تک) کا بدلہ لینے کی پوزیشن میں آجاتا اگر امریکہ کو